

توحید فی الحکم اور حکمرانوں کی تکفیر کے متعلق خوارج کی غلط فہمی کا ازالہ مولانا طاہر القاسمی فاضل جامعہ بنوریہ کراچی

توحید فی الحکم اور حکمرانوں کی تکفیر کے متعلق
خوارج کی غلط فہمی کا ازالہ

مولانا طاہر القاسمی فاضل جامعہ بنوریہ کراچی

توحید فی الحکم :

’ومن لم يحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون‘
(النساء)

اس آیت کی رو سے وہ سب لوگ کافر ہیں جو کہ اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کیخلاف فیصلہ کرتے ہیں اسی آیت کے ساتھ ملحق آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ” ومن لم يحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظالمون “ کہ وہ لوگ ظالم (گناہ گار) ہیں جو کہ اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ان سے پوچھا جائے کہ ” گناہ گار “ کون ہے اور ” کافر یا مشرک “ کون ہے

اس کے علاوہ سورہ النساء آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

’الم ترالی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیک و ما انزل من قبلک یریدون ان یتحاكموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا به و یرید الشیطن ان یظلمهم ضللا بعید‘

” کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ

کے جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا اس پر ان کا ایمان ہے لیکن اوہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے کر جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور ال دے

اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ آیت نمبر 63 سورة النساء میں ان لوگوں کے ساتھ سلوک کا ذکر کرتے ہیں

”لئن الذین یعلم اللہ ما فی قلوبہم فاعرض عنہم و عظیمہم و فل لہم فی انفسہم قولا بلیغ“

” وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کا بھید خوب جانتا ہے پس آپ ان سے اعراض کریں اور ان کو نصیحت کرتے رہیں اور انہیں وہ بات کہیں جو ان کے دلوں میں گھر کرنے والی ہو“

ان آیات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ میں سمجھانے کا حکم دے رہا ہے اور ان سے منہ موڑنے کا نہ کہ ان کے قتل کرنے کا لہذا یہ لوگ (حکمران وغیرہ) منافقین کی صف میں شامل کئے جائیں گے نہ کہ کافروں کی صف میں اور ان کی اصلاح کی جائے گی

افسوس آج قرآن پاک کی اس آیت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اور اللہ کے اس حکم کو پس پشت لےنے کی وجہ سے یہ گمراہ کن گروہ اپنے ہی وضع کردہ اصولوں کے تحت خود بھی تکفیر کا شکار ہو رہا ہے یعنی کیا یہ اللہ کے ہر حکم پر عمل کرتے ہیں کیا ان سے کبھی اللہ سے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی تو اس طرح یہ بھی اللہ کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور اسی طرح نبی کریم جس بات سے منع کر گئے ہیں لوگ اسی بات کو سر انجام دینے کے باوجود اپنے آپ کو حق پر ثابت کریں یہ کیسا انصاف ہے اللہ میں حق بات سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق دے

اور منافقین کو قتل نہ کرنے کی ایک دلیل مسند احمد کی حدیث ہے جس میں صحابہ کرام نے اللہ کے

نبی ﷺ کا منافق لوگ کفریہ کام کر رہے ہیں
میں اجازت دینے کے لیے ان کا صفایا کر دینے آپ ﷺ نے
فرمایا:

” اولئک نہانی اللہ عنہم “ کے لیے (منافقین) وہ
لوگ ہیں جن کو قتل کرنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے
مجھ سے منع کیا ہے

محترم بھائیو اس گمراہ کن فرقہ نے جو سب سے بڑی
غلطی کھائی وہ یہ ہے کہ ان میں اصلاحی پہلو منقود
ہے قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے
’ اے نبی ﷺ لوگو! کو اللہ کے رستے کی طرف دانائی
اور بہترین حکمت عملی کے ذریعے بلاؤ اور ان کے
ساتھ احسن انداز میں گفتگو کرو ‘ سورة الاعراف آیت
نمبر 138

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ایک میدان
سے گزرے تو قوم نے دیکھا کہ لوگ بت کی عبادت کر
رہے ہیں تو انہوں نے آپ سے علیہ السلام سے کہا کہ
اے موسیٰ ﷺ مارے لئے بھی کوئی بت معبود مقرر کر دینے
جس طرح ان لوگوں کا بت ہے تو حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے ان سے جو بات کہی قرآن نے اس کو یوں نقل
کیا ہے ” انکم قوم تجهلون “ بشک تم جاہل قوم
ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تکفیر کرنے کی بجائے
ان کو جاہل کہا ہے

آج بھی لوگ جہالت کی وجہ سے درباروں، قبور اور
فوت شدہ لوگوں سے ہر قسم کی مدد مانگتے ہیں ہمارا
فرض انکی اصلاح ہے ان کی تکفیر کر کے ان کے لئے
فتنہ بنیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

اللهم لا تجعل فتنة للقوم الظلمين

اسی طرح ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نئے ایمان لانے
والے صحابہ موجود تھے انہوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ ”
اجعل لنا ذات الانواط “ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے
موسیٰ علیہ السلام کی قوم والی بات کہی ہے حضور ﷺ
نے اصلاحی انداز اختیار کیا اسی طرح طائف کے لوگ
جب فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ سے پاس ایمان لانے اور

بیعت کرنے کیلئے آئے تو انہوں نے جملہ عبادات پر عمل کرنے کا اظہار کیا حضور نے نماز کے علاوہ مصلحت کے تحت وقتی طور پر تمام فرائض چھوڑنے کی اجازت دی کہ وہ لوگ آستے آستے خود اسلام میں آگے بڑھنے پر ان کو اختیار کر لیں گے اور جب انہوں نے کہا کہ ہم نماز ادا نہیں کریں گے تو آپ نے ان کی اصلاح اس طرح کی کہ ” **لاخیر فی دین لاصلاة فیہا** “ اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں نماز نہیں ہے

محترم بھائیو ان واقعات میں غور طلب بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم ان سے اللہ کی جگہ ایک اور الہ مقرر کرنے کا کہہ رہی ہے یہ واضح شرک ہے اسی طرح نبی کے نئے ایمان لانے والے صحابہ بھی اسی چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن مسلمان کی تکفیر کی بجائے اصلاح کی جا رہی ہے

ان بھائیوں کا ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے ملک میں ان درباروں کو کیوں نہیں توڑتے یہ اللہ کی بغاوت کے آئیے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ اللہ کی بغاوت کے آئیے لیکن قرآن مصلحت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے ایسے واقعات پاکستان میں ہوئے ہیں کہ درباروں کو ہایا گیا لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اہل شرک و بدعت نے ان مقامات کو پلٹا سے زیادہ بھرپور انداز میں آباد کیا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لئے حضرت ابراہیم کی زندگی کو قرآن میں نمونہ قرار دیا ہے آپ امام الموحدین تھے، انکی زندگی کا ایک اہم واقعہ جب کہ انکی قوم میلے پر گئی ہوئی تھی آپ نے جا کر تمام بت توڑے اور ایک سب سے بڑے بت کو چھوڑ کر اس کے کندھے پر کلاہڑا رکھ دیا

اب چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس بت کو بھی توڑ دیتے لیکن انہوں نے مصلحت اور قوم کو سمجھانے کی خاطر ایسا نہ کیا اور جب قوم واپس آئی تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا اور کہا کہ یہ

آپ کا کام ہو سکتا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ اس بڑے بت سے پوچھو جس کے کندھے پر کلاہڑا ہے قوم والے کاندھے لگے کہ یہ نہ تو بولتے ہیں نہ تو سنتے ہیں اور نہ ہی حرکت کر سکتے ہیں یہی چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو سمجھانا چاہتے تھے کہ بت ہمارے کسی طرح سے بھی ہمارے معبود نہیں ہو سکتے

لہذا بات سمجھ میں آئی کہ کبھی کبھی بت نہ توڑنے میں بھی اللہ کے دین کا فائدہ ہو سکتا ہے اس لیے کسی کی برائی دیکھ کر جلد بازی نہ لیں بلکہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے اور تب بھی صرف وہی کچھ کرنا چاہیے جس کے ہم مکلف ہیں یعنی دعوت و تبلیغ نبوی منہج کے مطابق ہے

اللہ سے دعا ہے کہ غلبے دین اسلام کے اس سفر میں ہم سے کچھ خدمت کروا لے زندہ رکھے تو دین اسلام کی خدمت کرتے رہیں اور موت آئے تو شہادت کی افضل موت سے نوازے آمین

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین